سلسلہ نمبر ۱۳

قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم

پیارے مسلمانو! اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مان جاؤ جب وہ تمہیں اس چیز کی دعوت دیتے ہیں جو تمہیں زندہ کر دے

رسالہ موسومہ

پیغامِ رسول

مرتبہ

حضرت الامام الراجی رحمۃ اللہ تعالیٰ ابو محمد علی عفی عنہ المعروف بہ شیر والہ لاہور

المشتہر شعبۃ التالیف والاشاعۃ الملحقۃ انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ

لاہور

[illegible] میاں

کاتب غلام محمد

بار اول ۲۰۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد

برادرانِ اسلام۔ آج ہم مسلمانانِ ہندوستان جن گوناگوں مصائب و آلام کا شکار ہو رہے ہیں ہمارا فرض ہے۔ کہ مذہب اسلام میں انکا علاج تلاش کریں جس کے متعلق ہمارا ایمان ہے کہ وہ کامل اور مکمل ہے۔ ہر گمراہ کا راہنما ہے ہر مغموم کا غم خوار ہے۔ ہر قلب مجروح کے لئے مرہم شفا ہے ہر مسموم کے لئے تریاق ہے اور ہر بیکس کا فریاد رس ہے۔

ایک لاکھ تین ہزار رسالے مفت

برادران اسلام [illegible] اللہ [illegible] کی مدرسہ سے جہیں علاوہ مذہبی تعلیم کے طلباء کو کسب بھی سکھایا [illegible] فارغ ہو کر [illegible] وسائل [illegible] مسلمانوں کی مذہبی [illegible] معاشرتی و اخلاقی اصلاح کے لئے [illegible] رسائل [illegible] مفت شائع کر چکی ہے
ان رسائل پر مستند محقق علماء [illegible] ہیں اور [illegible] بہت مقبول ہوئے [illegible] کئی دفعہ چھپ کر شائع ہو چکے ہیں [illegible] مسلمانوں میں کافی بیداری پیدا کر دی ہے اور دین حق کا سودا [illegible] ہوتا جاتا ہے۔ وہ ناظم انجمن خدام الدین کے نام [illegible] رسالہ [illegible] فرما سکتے ہیں ✦

تفصیل رسائل مذکورہ	تعداد طبع	تعداد اشاعت
۱۔ تذکرۃ الرسوم الاسلامیہ	چہارم مرتبہ	۹۰۰۰
۲۔ شہادۃ الصحابہ علی حرمۃ المزامیر یعنی باجوں کی حرمت صحابہ سے بروایت	[illegible]	۸
۳۔ اسلام میں نکاح بیوگان	[illegible]	۴۰
۴۔ [illegible]	[illegible]	۱۰۰۰۰
۵۔ ضرورۃ القرآن (حصہ دوم)	ایک مرتبہ	۲
۶۔ اصلی حنفیت	[illegible]	۱۲
۷۔ حلو تذی	[illegible]	۴۰
۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے وظیفے	دو مرتبہ	۵
۹۔ خلاصۃ الاسلام		۴
۱۰۔ مال میراث میں حکم شریعت و اصلاح رواج کی سزا		۱
۱۱۔ توحید معقول		۱
۱۲۔ ووٹ کا شرعی فیصلہ		۵۰۰
۱۳۔ پیغام رسول		۲۰

[illegible]

نوٹ (۱) رسالہ ضرورۃ القرآن جس کی قیمت ۲ [illegible] کے ٹکٹ آنے پر [illegible] ڈاک بھیجا جا سکتا ہے۔ جو صاحب انجمن کے تمام رسائل منگوانا چاہیں تو [illegible] ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

نوٹ (۲) رسائل مذکورہ میں سے کوئی صاحب کوئی رسالہ اپنی طرف سے شائع کرانا چاہیں تو انجمن موصوف کو مصارف [illegible] انجمن ان کی طرف سے طبع کرا کے انہیں بھیج دے گی

نوٹ سوائے ضرورۃ القرآن کے باقی رسائل [illegible] کے ٹکٹ آنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں اور تمام رسالوں میں سے کوئی ایک

المشتہر

احمد علی عفی عنہ ناظم انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ۔ لاہور

کشتی شکستگانیم اے بادِ شرطہ برخیز
باشد کہ باز بینیم آں یار آشنا را

مسلمانوں کے آپس کے اختلافات

مخالفین اسلام کے حملے تو مسلمانوں کو پیغام موت سنا ہی رہے تھے لیکن مسلمانوں کے اندرونی اختلافات موت کو قریب تر لا رہے ہیں۔

اختلاف کا خطرناک کیڑا

اگر خدانخواستہ کسی چھت میں شہتیر کے اندر گھن کا کیڑا پیدا ہو جائے۔ جو کہ اسکی مضبوطی کو کھا کر آٹا بنادے۔ تو اس کیڑے کا وجود اس شہتیر اور چھت کے لئے پیغام موت دے رہا ہے۔ اگر اسکو فنا نہ کیا گیا۔ تو ایک نہ ایک دن وہ کیڑا اپنی لگاتار کوشش کی بدولت اس اپنے مہیب و خطرناک و دیو پیکر حریف کو زمین پر دے مار یگا۔ اور وہ منقش و زر نگار مرصع چھت پرزے پرزے ہو کر زمین بوس ہوگی۔ اور مالک مکان کے تمام لعل و جواہر کو ریزہ ریزہ کردیگی۔

مسلمانوں کی بدحالی
غیر اقوام کے حملے

برادران ملت کہیں شدھی کی آندھی چل رہی ہے۔ تاکہ
مسلمان بجائے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
کے رام رام پڑھنے لگ جائیں کہیں سنگھٹن کا حربہ تیز کیا جارہا
ہے تاکہ مسلمانوں کے منتشرہ افراد و مجالس کو سنگھٹن کی مشین گنوں
سے اڑا دیا جائے۔ کہیں سود در سود کے شکنجے میں پڑے ہوئے
مسلمان غلاموں سے بھی بدترین زندگی بسر کر رہے ہیں اور
ان کی کہیں فریاد رسی نہیں ہو سکتی۔ حکومت ہند کا دعویٰ تو یہ ہے
کہ مظلوموں کی حامی ہے بیکسوں کی فریادگاہ ہے۔ لیکن
چونکہ سود کے شکنجے میں پھنسنے والے مظلوم اکثر توحید پرست ہیں
اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام لیوا ہیں۔ شاید
اس لئے حکومت کے ہاں بھی ان مصیبت زدوں کی کوئی دادفریاد
نہیں ہوتی۔ حکومت کبھی کسی ہندو سے نہیں پوچھتی کہ تم نے
سو کے سو دیکر تین سو کہاں سے بنائے۔ اور اتنا ظلم کیوں

کیا

شدھ کر لیا گیا۔ باقی گاؤں والے چونکہ اُسکے زیر اثر تھے وہ بھی مصلحت بینی کی بناء پر شدھ ہو گئے۔ یا کسی کو قومیت کا واسطہ دیکر شدھ کر لیا کہ تم لوگ در اصل ہمارے بھائی بند تھے مسلمانوں نے تم کو ہم سے علیحدہ کر لیا ہے۔ اب اگر پھر تم واپس آجاؤ۔ تو ہم تمہیں اپنا بھائی بنانے کے لئے تیار ہیں۔ بہر حال شدھی کے جائز و ناجائز طریقہ کی بحث مفید نہیں ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کا علاج سوچیں۔

علاج شدھی

مسلمانوں کے پاس تحریک شدھی کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے ایسا بہترین حربہ ہے جس سے بآسانی اس کا قلع قمع ہو سکتا ہے۔ اور وہ حربہ سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فقط ایک فرمان کی تعمیل ہے ——

فرمان مصطفوی۔ عَنْ حُذَیْفَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰہُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِہٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّہٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ رواہ الترمذی

ضروری گذارش

برادرانِ اسلام۔ اگر یہ اختلافات دور نہ کئے گئے تو ہماری حالت بعینہ اس شہتیر کی سی ہوگی۔ اختلاف کے گھن کا کیڑا اندر ہی اندر ہمیں کھا جائیگا۔ اور محاسن اسلام جو ہمارے دم سے ہندوستان میں زندہ تھے وہ بجائے سرفراز ہونے کے ہندوستان کے اندر صفحہ ہستی سے مٹ جائینگے اور قیامت کے دن اس امانتِ محمدی کے ضائع کرنے کا جب سوال ہوگا۔ تو بدترین ذلت و رسوائی اور نامرادی نصیب ہوگی۔ اَللّٰھُمَّ اَعِذْنَا وَجَمِیْعَ الْمُسْلِمِیْنَ عَنْ ہٰذِہِ الْمَصَائِبِ وَالشُّرُوْر

مسلمانانِ ہندوستان کے موجودہ مصائب اور اُن کا علاج

شدھی کرنیکا طریقہ۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ تحریک شدھی کو تھوڑی بہت کامیابی جو نصیب ہوئی ہے۔ اسمیں زیادہ تر طمع زر کا حربہ استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً کسی مقروض کو دو چار سو روپیہ معاف کرکے اسکے صلہ میں اُسے بمعہ بال بچوں کے شدھ کر لیا گیا۔ یا گاؤں کے بڑے چودھری کو چار پانچ سو روپیہ کا لالچ دیکر

کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تک کا بھی علم نہیں ہے۔ ارکان اسلام۔ فرائض و واجبات و مستحبات و مباحات کی تمیز تو الگ رہی میلوں تک سفر طے کر جایئے آپکو کوئی مسجد ہی نہیں ملیگی جمعہ و عیدین وغیرہ شعائر اسلامی کا زندہ کرنا تو دور رہا۔ لہذا مسلمانوں کا فرض ہے کہ دائرہ تبلیغ کو وسیع کریں۔ اپنے میں سے ہر مرد و زن کو تعلیم مذہبی سے آراستہ کر کے مبلغ بنا دیں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

سنگھٹن

تحریک سنگھٹن سے ہندوؤں میں تنظیمی روح پھونکی جارہی ہے ہندوؤں نے تو آج اس قومی بہبودی کا قدم اٹھایا ہے لیکن اسلام نے آج سے تیرہ سو سال قبل دنیا میں آتے ہی مسلمانوں کو سنگھٹن کا سبق پڑھایا تھا۔

اسلامی سنگھٹن کی عزت

اسلام نے سنگھٹن کو اتنی عزت دی ہے کہ جو شخص سوائے

ترجمہ حذیفہؓ سے مروی ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم ہے۔ جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ البتہ ضرور تم نیکی کا حکم کرو۔ اور ضرور برائی سے روکو۔ یا قریب ہوگا۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے ہاں سے تم پر عذاب بھیجے۔ پھر تم اس سے (یعنی اللہ تعالےٰ سے) دعا مانگو گے۔ اور قبول نہیں ہوگی

تبلیغ سے عالمگیری

اگر ایک ماہ مسلمانوں کا ہر پیر و جوان "جاہل و عالم" عام و خاص "شاہ و گدا" اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس فرمان مصطفوی پر ہمت سے عمل کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک مہینے کے اندر اندر شدھی کی رو کے سامنے سدِّ سکندری کھڑی کی جا سکتی ہے۔ اور قرون اولیٰ میں تبلیغ ہی کی بدولت اسلام کو عالمگیری کا تمغۂ امتیاز ملا تھا۔ علاوہ اس کے جب مسلمانوں کو اپنے ایمان کی قیمت معلوم ہو جائیگی۔ کہ وہ دنیا و مافیہا کے خزائن سے گراں قیمت ہے تو پھر طاغوتی صیاد اپنے سنہری جالوں میں کسی سچے محمدیؐ کو ہرگز نہیں پھنسا سکینگے۔

شدھی ترکِ تبلیغ کا نتیجہ ہے ۔ چنانچہ آگرہ۔ گوڑ گانوہ وغیرہ مراکز شدھی میں جاکر دیکھئے کہ وہاں کے لوگوں کو عموماً

الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُ لِي مِنْ رُخْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلًا وَلَمْ يُرَخِّصْ - رَوَاهُ أَبُو دَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ صفحہ ۹ +

ترجمہ - عبداللہ بن ام مکتوم رضہ سے مروی ہے - اُنہوں نے عرض کی یا رسول اللہ مدینہ (منورہ) میں سانپ بچھو اور درندے زیادہ ہوتے ہیں اور میں نابینا ہوں - پس کیا آپ مجھے (گھر میں نماز پڑھنے کی) اجازت دیتے ہیں آپ نے فرمایا کیا تو حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح سنا کرتا ہے - اس نے عرض کی ہاں - آپ نے فرمایا بس ضرور (مسجد میں) آیا کرو - اور اسے رخصت نہیں دی +

حدیث سوم

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رض - قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِي صَلّٰى - رواہ ابو داؤد والدار قطنی صفحہ ۹۶ +

ترجمہ - عبداللہ بن عباس رضہ سے مروی ہے - اُس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - جو شخص مؤذن کی آواز سنے پھر اُسکو مؤذن کے کہا ماننے میں کوئی عذر بھی نہ ہو - صحابہ کرام نے عرض کی کیا عذر ہو - آپ نے فرمایا خوف یا مرض ہو تو جو نماز پڑھے گا قبول نہیں ہوگی +

بھی مذہ معقول کے شکستن اسلامی میں شریک نہ ہو اور اسلام کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ یہی نہیں بلکہ قتل کا مستحق ہے۔

حدیث اوّل

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰی فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اِنَّهٗ لَیْسَ لِیْ قَائِدٌ یَقُوْدُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُرَخِّصَ لَهٗ فَیُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ

(طحاوی [illegible] ۱۵۹)

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نابینا آیا پس عرض کی یارسول اللہ مجھے کوئی مسجد میں لانیوالا نہیں۔ اس نابینا نے حضور سے سوال کیا۔ کہ اُسے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی جائے۔ سو آپ نے اُسے اجازت دے دی جب وہ پیٹھ دیکر جانے لگا۔ پھر آپ نے اُسے بلاکر فرمایا۔ کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو اس نے عرض کی۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا تب مسجد ہی میں آیا کرو۔

حدیث دوم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِیْنَةَ کَثِیْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَاَنَا ضَرِیْرٌ

خلاصۃ الاحادیث

مذکورۃ الصدر احادیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص مسلمانوں کی تنظیمی صدا پر عملاً لبیک نہ کہے۔ اور روزانہ پانچ وقت صبح و شام اس اجتماع عملی میں شریک نہ ہو وہ سچے مخلص دیانتدار مسلمانوں کی جماعت میں شمار کے قابل نہیں ہے۔ بلکہ اگر بغیر کسی عذر معقول (مرض یا خوف دشمن) کے غیر حاضر ہوتا ہے۔ تو حدیث چہارم کا مفہوم یہ ہے کہ اُس کی تعزیری سزا قتل ہے۔

تنظیم (سنگھٹن) اسلامی کے محاسن

(۱) اس اجتماع کے موقعہ پر قانون الٰہی کی تعلیم ہو (۱، ۹، ۷، ۹، ۱۱، ۱۴)

(۲) سارے مجمع میں علم و عمل کے لحاظ سے جو بہترین آدمی ہو اُسکو اس اجتماع کا صدر (ہیڈ) قرار دیا جائے (امام)

(۳) سارا مجمع صدر کے اشارے پر نقل و حرکت کرے (اقتداء)

(۴) سارا مجمع صدر (افسر) کا اسقدر مطیع ہو کہ اسکی اجازت کے بغیر اناج کا ایک دانہ نہ کھائے پانی کا {نماز میں اکل و شرب و تکلم کی حرمت}

حدیث چہارم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ
اَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبُ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ
فَیُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ
اِلٰی رِجَالٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا یَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ
فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ
لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ یَجِدُ عِرْقًا سَمِیْنًا اَوْ
مِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ رَوَاهُ البخاری و المسلم ص۹۵

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں جب جمع ہو جائیں۔ پھر میں نماز کے لئے اذان کا حکم دوں۔ پھر کسی شخص کو امام بنا دوں۔ پھر اُن لوگوں کے ہاں جاؤں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو لوگ نماز میں حاضر نہیں ہوتے پھر اُن کے گھروں کو جلا دوں خدا (تعالےٰ) کی قسم ہے۔ اگر اُن کو یہ معلوم ہو جائے کہ انہیں موٹی ہڈی (نمازِ عشاء میں شریک ہونے سے) ملتی یا بکری کے دو عمدہ کھر مل جائینگے تب تو نماز عشاء میں ضرور حاضر ہوں۔ +

چیز ہے بلکہ تمام عالم کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ اللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ٭

سودی قرضہ

سودی قرضہ کا اژدہا بھی ہر صوبۂ ہند میں مسلمانوں کو بیدریغ نگل رہا ہے۔ بعض مقررین سے دوران اجلاس علمہ میں سنا گیا ہے کہ سات کروڑ ہندوستانی مسلمانوں پر پچھتر کروڑ روپیہ غیر اقوام کا قرضہ ہے۔ جسکا سود انہیں ہر سال پندرہ کروڑ روپیہ دینا پڑتا ہے۔

جس قوم کی جیب سے اتنا روپیہ ہر سال بمدّ جرمانہ نکل جائے اور پھر پچھتر کروڑ کی مقروض ہو بھلا ایسی مصیبت زدہ قوم کو کب چین و آرام نصیب ہو سکتا ہے۔ ایسی قوم سے بحیثیت مجموعی خوشحالی و فرحتِ قلبی کوسوں دور ہوگی ادبار و پژمردگی کے آثار چہروں سے رونما ہونگے اپنے افلاس کے باعث دوسری قوموں کی نظروں میں بےعزت و ذلیل ہوگی فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار

ایک قطرہ نہ بیئے ایک لفظ منہ سے نہ نکالے

(۵) ایک آواز پر ہر سنگھٹنی دینا و مافیہا کو چھوڑ کر جھٹ میدان میں آکودے . . . (اجابت مؤذن)

(۶) اشد مجبوری کے سوا پیچھے رہے تو برادری سے خارج کیا جاتے . . {ما یحلف عن الصلوۃ الا منافق}

(۷) مساوات کی روح پھونکی جاتی ہے۔ شاہ و گدا ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ {اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ صفہ ۹۵}

(۸) ایثار کا سبق دیا جاتا ہے مثلاً کبھی

پہلی صف میں	دوسری صف میں
گدا	بادشاہ
غریب	امیر
مرید	مرشد
شاگرد	استاد

الحاصل

ہمارا دعویٰ ہے کہ اس قسم کی تنظیم تمام ملل و مذاہب موجودہ عالم میں کہیں نہیں پائی جاتی اگر سارے مسلمان اس محمدی تنظیم (سنگھٹن) پر آج بھی عمل پیرا ہو جائیں۔ پھر ہندو سنگھٹن کیا

اس پر نازل ہوں لیکن سود کی لعنت کو اپنے حق میں بدترین لعنت خیال کرے۔ اور اسکو یقین ہو جائے۔ کہ اگر میں نے سود لیا۔ یا دیا۔ تو دربار رسالت پناہ فداہ ابی و امی سے مجھ پر لعنت کی مار پڑیگی۔ اور وہ لعنت فقط دربار نبوی کی ہوگی بلکہ بارگاہِ رب العزت سے نازل شدہ ہوگی۔ تو یقیناً سود سے احتراز کریگا۔

فرمان نبوی

عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَشَاھِدَیْہِ وَقَالَ ھُمْ سَوَاءٌ رواہ مسلم

ترجمہ۔ جابر رض سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور اسکے لکھنے والے اور اسکے دونوں گواہوں پر لعنت کی ہے اور حضور نے فرمایا۔ کہ وہ سب برابر ہیں (یعنی گنہگار ہونے کے لحاظ سے سب برابر ہیں۔ اگرچہ گناہ کے مدارج میں فرق ہو) انتہیٰ

عبرت

میں نہیں سمجھتا کہ کوئی مسلمان دنیا میں ایسا بھی ہوگا۔ کہ محض عارضی بے بقا نام و نمود حاصل کرنے کے لئے رسول اللہ

سببِ مرض

اس جہالت توہم پرستی کا ایک بہت بڑا سبب یہ ہے جو نوے فیصدی مقروضوں پر یقیناً صادق آتا ہے کہ مسلمان اتنا پیسہ نہیں کماتے بلکہ صرف اور رسم و رواج میں شادی بیاہ غمی کی فضول رسموں میں محض ناموری کے خیال سے ہزاروں روپیہ برباد کرتے ہیں۔ مکان گروی رکھتے ہیں۔ سودی قرض اٹھاتے ہیں۔ تادمِ زیست ساہوکاروں کی غلامی کی زنجیر میں جکڑے جاتے ہیں فقط یہی نہیں بلکہ انکی آئندہ آنے والی نسل بھی غلامی کی ذلت میں حیاتِ مستعار کے دن کاٹتی ہے۔ اولٰئک کالانعام بل ھم اضلّ (ع) ۹

علاتِ مرض

انسان کے اندر قوتِ ارادی کی ایک اسٹیم ہے جس طرف اس اسٹیم کا رُخ ہوا اُدھر ہی انسان کے تمام اعضا نقل و حرکت کرتے ہیں انسان کی اصلاح و فساد کا دارومدار فقط اپنی قوتِ ارادی پر ہے لہٰذا اگر انسان کی قوتِ ارادی سو جائے اور دب جائے تو متنفر ہو جائے دنیا کی ہزار ذلتیں آئیں۔ لاکھ رسوائیاں اور بدنامیاں

اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے (ہر مصیبت سے نکلنے کیلئے) کوئی نہ کوئی راہ نکال دیتا ہے۔ اور اسکی ضروریات پوری کرنے کیلئے ایسے سامان مہیا کر دیتا ہے جہاں سے اُسکا وہم گمان بھی نہ تھا الٰہی۔ اللھم وفقنا لما تحب وترضی وافتح لنا الباب رحمتک آمین یا اللہ العالمین۔

ضرورت اتحاد

مسلمانانِ ہندوستان مختلف غیر مسلم اقوام کے نرغے میں آئے ہوئے ہیں اگر ایک طرف سلطنت عیسائیوں کی ہے۔ تو دوسری طرف تجارت و ملازمت کے دروازے پر ہندو قابض ہیں۔ اگر ایک طرف عیسائی حکومت توپ و تفنگ مشین گنوں اور ہوائی جہازوں سے مسلح ہے تو دوسری طرف سکھ قوم حربۂ کرپان سے آراستہ ہے۔

حاصل

یہ ہے کہ مسلمانِ ہند کے پاس نہ سلطنت نہ ملازمت۔ نہ تجارت نہ آلاتِ حرب (سامانِ جنگ تلوار۔ بندوق وغیرہ) نہ (عیسائیوں کی سی) مساوات۔ نہ (ہندو ہی کا سا) جوتھا جمیعت ہی۔

ان تمام جگر خراش مصیبتوں اور تباہی خیز نصیبوں اور خطرناک گردابوں میں پھنسنے کے باوجود پھر آپس میں سر پھٹول ہو کہ ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکے۔ بریلوی حضرات کا یہ خیال ہو کہ جو فرقہ ہمارے معتقدات

صلی اللہ علیہ وسلم سے لعنت اپنے سر پر ہے۔ مسلمان کے حق میں یہ چیز محال قطعی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

ترجمہ۔ کوئی تم میں سے ایماندار نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ میں اُسکے دل میں اس کے ماں باپ اور اولاد اور سارے لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں ۔

لہذا

مسلمان کا فرض ہے کہ ساری دنیا کے لوگوں کے مقابلہ میں سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کو ترجیح دے۔ اگر حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامنگیر ہونے میں سب الگ ہو جاتے ہیں تو ہو جائیں۔ جب ہمارا ایمان ایسا کامل ہو جائے تو ان شاء اللہ تعالےٰ پھر کسی سودی قرضہ کی ضرورت پیش نہ آئیگی اور ایسے مومن صادق کی ضرورت پوری کرنے کیلئے اللہ تعالےٰ خود اُسکے حامی و مددگار ہونگے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ترجمہ۔

اَلْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰہَ فِیْ ذِمَّتِہٖ رواہ البخاری

ترجمہ۔ حضرت انس رض سے مروی ہے۔ اُنھوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے ہماری نماز ادا کی اور ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہُوا۔ اور ہماری ذبح کی ہوئی چیز کھائی۔ پس وہ مسلمان ہے۔ (بشرطیکہ بقیہ ضروریات وقطعیات اسلامی میں سے کسی کا منکر نہو) جس کی حفاظت کا اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ذمہ اُٹھایا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے ذمہ کی خیانت نہ کرو۔

خطرناک سیلاب

برادرانِ ملت۔ تہذیب وتمدن وتعلیم مغربی کے باعث ایک خطرناک سیلاب آرہا ہے جسکی طوفان خیز رو میں تہذیب اسلامی مفقود تمدنِ اسلامی معیوب۔ تعلیم اسلامی معدوم ہورہی ہے۔

برادرانِ ملت جس دورِ دُنیا میں ہم حیاتِ مستعار کی گھڑیاں گذار رہے ہیں۔ اسمیں ایک سچے مسلمان کو مذہبی نصب العین سامنے رکھکر چلنا سخت دشوار ہورہا ہے۔ قدم قدم پر ٹھوکریں کھائیگا۔ ذلتیں اُٹھائیگا تمسخر برداشت کریگا۔ مخالفتیں سہیگا۔ اِن تمام مصائب کو رضاءمولیٰ برہمہ اولیٰ کے عشق صادق کی بھینٹ چڑھائیگا۔ تب کہیں اپنے

وہ اعمال محدثہ کا قائل نہ ہو وہ بے ایمان و کافر۔ اور بعض اہلحدیث حضرات کہیں کہ جو تقلید کا نام لے وہ مشرک۔ خواہ حنفی ہو یا شافعی مالکی ہو یا حنبلی۔ شیعہ حضرات کہیں کہ جو عشرۂ محرم کا ماتم نہ کرے اور خلفائے راشدین کا سب وشتم نہ کرے وہ دشمنِ اہل بیت ،

راہ نجات

برادرانِ اسلام۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے اندر آپکا نام ونشان باقی رہے۔ اور ایام اندلس کے خونی منظر کا اعادہ نہ ہو تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اندرونی اختلافات سے آنکھیں بند کر لیں اور اسوقت ایک میدان میں سب جمع ہو جائیں۔ اور سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین کے مندرجہ ذیل فرمان واجب الاذعان پر عمل کریں تاکہ بیرونی حملوں اور مصیبتوں سے نجات پا لیں۔ جب ہندوستان میں اسلام اعدائے اسلام کے حملوں سے بچ کر محفوظ و مامون ہو جائیگا پھر آپسمیں نبٹ لینگے ۔

فرمان واجب الاذعان

عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَ اسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَ اَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِكَ

روشن کر دیا جاوے اور سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اُنکی نظروں میں محبوب بنا دیا جائے ، چونکہ ہمارے علماء عموماً بے عمل اور صوفی بے علم ہوتے ہیں ۔ اسلئے علماء کے علم سے نورِ الٰہی اور صوفیوں کے عمل سے عشقِ الٰہی کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا ۔

کھروں کی تمیز

عالموں ۔ پیروں اور لیڈروں میں کھرے یا کھوٹے ۔ سچے یا جھوٹے اصلی یا نقلی کی پہچان کے لئے علاجِ سیلاب کا مذکور الصدر نسخہ بہترین کسوٹی ہے ۔

لہذا

مسلمانوں کا فرض ہے کہ جس مقتدا کا سینہ کتاب و سنت کے نور سے منور نہ ہو اور عملی طور پر محمدی طرزِ معاشرت جن کے ہاں محبوب نہ ہو اُسکو راہنما نہ بنائیں ۔ بلکہ اُسکے وجود کو ترقی اسلام کیلئے سنگِ راہ سمجھیں ۔ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تصدیقات علمائے کرام

(۱) الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ حضرت نے اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک سنا ۔ یہ مضامین درد مند دل سے نکلے ہیں جو انشاء اللہ دل پر اثر ضرور کرینگے اور امید قوی ہے کہ مؤلف دام ظلہٗ

متاع ایمان کو بچا کر لحد قبر میں داخل ہو کر چین پائیگا۔ بالخصوص یہ وقتیں شہری زندگی میں زیادہ رونما ہو رہی ہیں۔

(۱) مثلاً جو شخص اتباع حدیث کی تبلیغ کرے تو (بقول چکڑالوی حضرات کے) باطل پرست بنے

(۲) مثلاً جو شخص ارکان خمسہ نماز روزہ وغیرہ کی تبلیغ کرے تو (بقول جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے) ملنٹا کہلائے۔

(۳) مثلاً جو شخص تقلید ائمہ مجتہدین کی تبلیغ کرے تو (بقول بعض تیز مزاج اہلحدیث کے) مشرک کہلائے۔

(۴) مثلاً جو شخص خالص توحید اسلامی کی تبلیغ کرے تو (بقول بعض حضرات احناف کے) وہابی (بے ایمان) کہلائے۔

(۵) مثلاً جو شخص تھیئٹر اور سینما کے مخالف کی تبلیغ کرے تو (بقول مغربی تمدن پرست کے) غیر مہذب کہلائے۔

(۶) مثلاً جو شخص مرد کا خلقتی شعار ڈاڑھی رکھنے کی تبلیغ کرے تو (بقول مغربی جنٹلمینوں کے) سائن بورڈ کا حامی کہلائے۔

علاج سیلاب

اس خطرناک سیلاب کے روکنے کیلئے ایک بہترین نسخہ ہے جسکے دو اجزاء ہیں ہر مرد و زن کا سینہ تعلیم اسلام (کتاب و سنت) سے

کا اخلاص ضرور تاثیر کریگا۔ حق تعالیٰ جملہ اہل اسلام کو اس کے پڑھنے
اور دیکھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے اور مؤلف ممدوح کو اجر جمیل نصیب ہو۔
(قدوۃ الصالحین اسوۃ المحققین رئیس المحدثین صدر المدرسین لدار العلوم
دیوبند حضرت مولانا مولوی سید محمد انور شاہ صاحب
عفا اللہ عنہ ۔ ۲۲ صفر المظفر ۱۳۴۶ھ ۔

(۲) میں نے یہ رسالہ دیکھا اور مولانا صاحب سے سنا۔ اس دور کے مصائب
کا اس میں پورا علاج ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو مسلمانوں کی طرف سے
جزاء خیر عطا فرمائیے۔ فقط۔ (مولانا مولوی) محمد عبد العزیز (صاحب)
امام مسجد جامع گوجرانوالہ)

(۳) میں نے یہ رسالہ اوّل سے آخر تک سنا۔ زمانہ موجودہ کے مصائب
کا حقیقی علاج اگر ہے تو یہی ہے کہ جس کو حضرت قبلہ مخدوم مولانا احمد علی
صاحب مدظلہ نے رسالہ کی صورت میں مسلمانوں کے سامنے پیش کیا
جزاہ اللہ عنی وعن جمیع المسلمین خیر الجزاء۔ فقط (مولانا مولوی محمد عبد العزیز
(صاحب) جامع صدر لاہور

(۴) (مولوی) مرزا محمد نذیر (صاحب) حنفی نقشبندی مجددی عفا اللہ عنہ

(۵) (مولوی) سید انوار احمد (صاحب) عالم دہلوی تملی

(۶) میں نے یہ رسالہ اوّل سے آخر تک سنا۔ واقعی علاج مذکورہ کے سوا مصائب موجودہ
سے رہائی پانا ناممکن ہے (مولوی) غلام صدیق (صاحب) ڈیرہ غازی خانی (حال مقیم لاہور)

(۷) میں نے اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک دیکھا۔ اور میرا یقین ہے کہ اس دور آلام میں اگر
اہل اسلام رسالہ ہذا پر پورا عمل کریں تو انشاء اللہ العزیز مصائب کی سب گھٹائیں ہٹ
جو جاوینگی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف کو جزاء خیر عطا فرمائے (مولانا مولوی) محمد چراغ (صاحب)
مدرس مدرسہ انوار العلوم جامع گوجرانوالہ (۸) میں نے اس رسالہ کو دیکھا۔ اس ہیئت
کذائیہ میں فاضل مؤلف نے مسلمانوں کی دستگیری ؟ مالک الملک سے دعا ہے کہ فاضل مؤلف
کو جزائے خیر دے اور مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (مولانا مولوی) محمد خلیل (صاحب)
(۹) مولانا مولوی محمد [illegible] احمد کی حال وارد لاہور

اصحاب دفتر سے تمام رسالے سوائے ضرورۃ القرآن مفت لے سکتے ہیں۔ ناظم

ضروری نوٹ: [illegible] رسالہ [illegible]